96251

جناب مفتی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(۱) حضرت والا! یہاں برطانیہ میں ایک خاتون ہے جسے قبض کی شکایت رہتی تھی جسکی وجہ سے وہ قبض کشا دوائیاں لیتی رہتی ہے، اسکے نتیجے میں اسے خروج ریح کی بیماری پیدا ہو گئی اور ایک ایک وقت کی نماز پڑھنے کے لئے اسے دو تین دفعہ وضو کرنا پڑتا ہے تاہم کسی نہ کسی طرح وقت کی نماز وقت کے اندر پڑھ لیتی ہے مگر اب وہ حج کے لئے جا رہی ہے، اور اسے یقین ہے کہ وہ طواف نہیں کر پائیگی، بلکہ اسکے دوران بار بار وضو ٹوٹنے کی وجہ سے اسکے لئے انتہائی حرج اور مشقت لاحق ہوگی، تو میرا سوال یہ ہے کہ اسے طواف کے حق میں معذور قرار دیا جا سکتا ہے؟ معذور طہارت شرعاً کس کس کو کہا جا سکتا ہے؟ اور اسکے لئے کیا حکم ہے؟ اور وہ نماز، تلاوت اور طواف کیسے کر سکتی ہے؟

(۲) اگر وہ شرعی قاعدہ کے مطابق معذور نہ ہو تو نماز، تلاوت اور طواف وغیرہ کیسے ادا کرے؟ کیا ہر دفعہ باقاعدہ وضو کے ساتھ ادا کرنا ضروری ہے؟

(۳) اگر پاکی کا وقفہ اور دورانیہ بہت کم ہونے کی وجہ سے ایک وضو سے طواف مکمل کرنا ممکن نہ ہو اور درمیان میں ایک سے زائد مرتبہ وضو کر کے طواف مکمل کرنے میں بہت زیادہ حرج اور مشقت پیش آئے تو اس صورت میں اگر وہ اسی طرح طواف کرلے کہ دوران طواف خروج ریح ہوتا رہا تو کیا اس پر دم آئیگا؟

(۴) اگر مذکورہ عذر کی وجہ سے یہ خاتون طواف زیارت ایسی حالت میں کرے کہ خروج ریح دوران طواف ہوتا رہے تو کیا اس پر بدنہ آئیگا؟ بندہ نے یہ مسئلہ کچھ کتب فقہ میں تلاش کرنے کی کوشش کی لیکن حکم واضح نہ ہو سکا؛ کیونکہ کسی میں لکھا دم واجب ہے جبکہ بعض میں لکھا کہ بدنہ واجب ہے؟ آنجناب سے درخواست ہے کہ اسکا اصل حکم بیان فرمادیں۔ اگر کتب فقہ کے حوالے بھی درج فرمادیں تو آنجناب کی عنایت ہوگی۔

(۵) کیا مذکورہ خاتون کے لئے مذکورہ عذر کے ساتھ نفلی طواف کرنا جائز ہوگا؟ یا اسکے لئے نفلی طواف نہ کرنا بہتر ہے؟ بدر الاسلام

برطانیہ

دار الافتاء
۱۸/۲۸۱۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون ملہم الصواب

(۱) واضح رہے کہ اگر کسی بیماری کی وجہ سے کسی پر ایسی حالت طاری ہو کہ بار بار اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے مثلاً بار بار ریح خارج ہوتی ہو یا بار بار پیشاب کا قطرہ نکلتا ہو یا بواسیر کی وجہ سے مسلسل خون نکلتا رہتا ہو اور اس کی حالت ایسی ہو کہ نماز کے پورے وقت کے دوران اس کو اتنا وقفہ اور وقت نہ ملتا ہو کہ وضو کرکے اس وقت کی فرض نماز ادا کرسکے۔ چنانچہ اگر اس شخص کو کسی بھی نماز کے وقت میں اس قدر وقت اس عذر کے بغیر نہ ملتا ہو جس میں وہ وقت کی صرف فرض و واجب نماز ادا کر سکے تو ایسا شخص شرعاً معذور بن جاتا ہے۔

اور معذور کے لئے نماز، تلاوت اور طواف وغیرہ حکم شرعی پر عمل کرنے کے لئے ہر ایک نماز کے وقت میں ایک مرتبہ وضو کر لینا کافی ہے، پھر اس پورے وقت میں صاحب عذر کو اس خاص عذر کے لاحق ہونے سے جس کے باعث وہ معذور بنا اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا، البتہ وضو توڑنے والی دوسری چیزوں سے وضو ٹوٹ جائیگا۔ نیز یہ بھی واضح رہے کہ اگر ایک مرتبہ نماز کے کسی بھی مکمل وقت میں ایسی صورت پیش آگئی ہو کہ نماز کے پورے وقت میں وہ عذر مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق جاری رہا تو جب تک آئندہ ایک کامل وقت اس عذر سے خالی نہ گزرے گا اس وقت تک یہ شخص اس عذر کے حق میں معذور طہارت رہیگا، البتہ اگر کسی نماز کے پورے وقت میں ایک مرتبہ بھی یہ عذر لاحق نہ ہوا ہو تو وہ معذور نہیں رہیگا یعنی ایک دفعہ شرعی قاعدے سے معذور بن جانے کے بعد اگلے وقتوں میں یہ شرط نہیں ہے کہ اگلے وقتوں میں بھی سارے وقت یہی کیفیت برقرار رہے یا پورے وقت پر عذر محیط ہو اور ہر وقت ریح یا خون یا پیشاب کے قطرے آتے رہیں بلکہ پورے وقت کے دوران اگر ایک دفعہ بھی وہ عذر لاحق ہو جائے تو بھی معذور رہے گا اور جب تک وہ معذور ہے ہر نماز کے وقت میں ایک دفعہ وضو کر لینا اس کے لئے کافی ہے۔ چنانچہ مذکورہ خاتون کی کیفیت اگر کسی وقت بھی ایسی ہو جائے تو نماز، تلاوت طواف وغیرہ عبادات کے لئے اس کے مطابق عمل کر سکتی ہے۔

(۲) اگر مذکورہ خاتون مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق شرعی قاعدہ کی رو سے معذور نہ ہو جیسا کہ ظاہر سوال سے معلوم ہوتا ہے تو نماز اور تلاوت وغیرہ اسی دوران باقاعدہ وضو کے ساتھ ادا کرنا ضروری ہے جس دوران ریح نہ نکل رہی ہو اور طواف بھی اسی پاکی کے دوران باقاعدہ وضو کے ساتھ انجام دینا ضروری ہے جس دوران ریح نہ نکل رہی ہو؛ کیونکہ حضرات فقہاء کرام رحمہم اللہ نے معذور شرعی بننے کے لئے نماز ہی کو معیار بنایا ہے، طواف کے لئے کوئی الگ معیار بیان نہیں فرمایا، اس لئے اس عموم کا تقاضا یہی ہے کہ جو شخص نماز کے حق میں معذور شرعی نہ ہو وہ طواف کے حق میں بھی معذور نہ ہو اور اس صورت میں اس پر لازم ہے کہ طواف اس وقفہ میں کرے جس میں وہ اس عذر سے پاک رہتا ہے۔ چنانچہ مذکورہ خاتون ایسے وقت میں وضو کرکے طواف شروع کرے گی جس وقت اس کی ریح خارج نہ ہو رہی ہو پھر اگر دوران طواف ریح خارج ہو جائے تو طواف کو چھوڑ کر دوبارہ وضو کرے اور وضو کرکے پھر وہاں سے طواف شروع کرے جہاں سے طواف کو چھوڑا ہے، اگر اس طرح بھی مذکورہ خاتون کے لئے اپنا طواف پورا کرنا ممکن ہو تو وہ اسی طرح اپنا طواف پورا کرے۔

(۳) اگر پاکی کا وقفہ و دورانیہ بہت کم ہونے کی وجہ سے دوبارہ وضو کرکے طواف مکمل کرنے میں حرج و مشقت ہو جیسا کہ دور حاضر میں مشاہدہ اور تجربہ بھی یہی ہے اور خاتون کے لئے کسی بھی جائز تدبیر سے وقفہ و دورانیہ بڑھا کر حالت پاکی میں طواف کرنا ممکن نہ ہو یا بہت زیادہ باعث مشقت ہو اور شرعی قاعدہ کی رو سے وہ نماز کے حق میں معذور بھی نہ ہو تو ایسی مجبوری میں اس کے لئے اسی حالت میں فرض و واجب طواف کر لینے کی گنجائش ہے اور اسی وجہ سے اس پر کوئی دم یا صدقہ بھی واجب نہ ہوگا؛ کیونکہ یہ ایک قدرتی عذر ہے اور احناف کے مفتی بہ قول

دار الافتاء

کے مطابق طواف کے واسطے طہارت واجب ہے شرط نہیں اور فقہاء کرام رحمہم اللہ کی تصریح کے مطابق اگر واجبات حج میں سے کوئی واجب کسی قدرتی عذر سے ترک ہو جائے تو اس پر کوئی جزا واجب نہیں۔

عمدۃ المناسک صفحہ نمبر ۳۳۵ میں اس سلسلے میں ضابطہ یوں درج ہے

"ضابطہ اور جو واجبات حج یا عمرہ میں سے کسی کا ترک عذر سے ہو تو کچھ جزا لازم نہیں ہوتی لیکن اس سے یہ مراد ہے کہ جو عذر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو اور جو عذر مخلوق کی طرف سے ہو تو یہ عذر معتبر نہیں"

عمدۃ الفقہ کتاب الحج صفحہ ۲۰۷ میں ہے

"واجبات طواف یعنی وہ افعال جن کی ادائیگی کے بغیر طواف ہو جاتا ہے...... سات ہیں...... حدث اکبر و حدث اصغر سے پاک ہونا...... طواف میں ستر عورت ہونا...... جو شخص پیدل چلنے پر قادر ہو اسکو پیدل چل کر طواف کرنا...... اگر کسی عذر کے بغیر ایسا کیا تو جب تک وہ مکہ مکرمہ میں ہے اس پر اس طواف کا اعادہ واجب ہے، اگر اعادہ نہیں کیا یہاں تک کہ اپنے وطن واپس آگیا تو ہمارے نزدیک ترک واجب کی وجہ سے اس پر دم واجب ہوگا اور اگر کسی عذر کی وجہ سے ایسا کیا تو اس پر کچھ لازم نہیں ہوگا جیسا کہ تمام واجبات میں یہی حکم ہے"

(۴) اگر مذکورہ عذر کی وجہ سے یہ خاتون طواف زیارت ایسی حالت میں کرے کہ دوران طواف خروج ریح ہوتا رہے تو مذکورہ بالا ضابطہ کی وجہ سے اس پر بدنہ یا دم واجب نہیں ہوگا، اور واجب طواف کی صورت میں دم بھی واجب نہیں ہوگا؛ کیونکہ شرعی ضابطہ کا تقاضا یہی ہے۔

في مناسك ملا علي القاري: ص 152

الأفعال التي يصح الطواف بدونها وينجبر بالدم لتركها وهي سبعة: الأول الطهارة عن الحدث الأكبر والأصغر (إلى قوله) الثالث أي من الواجبات ستر العورة   الرابع أي من الواجبات المشي فيه للقادر   فلو طاف أي في طواف يجب المشي فيه راكبا أو محمولا أو زحفا   بلا عذر فعليه الإعادة أي ما دام بمكة أو الدم أي لتركه الواجب، وإن كان أي تركه بعذر لا شيء عليه كما في سائر الواجبات

وفي كتاب الحج من البحر الرائق شرح كنز الدقائق 1/ 113

قال في اللباب واجبات الطواف سبعة الأول الطهارة عن الحدث الأكبر والأصغر الثاني قيل الطهارة عن النجاسة الحقيقية والأكثر على أنه سنة، وقيل قدر ما يستر عورته من الثوب واجب أي طهارته فلو طاف وعليه قدر ما يواري العورة طاهر والباقي نجس جاز وإلا فهو بمنزلة العريان. الثالث ستر العورة فلو طاف مكشوفها وجب الدم والمانع كشف ربع العضو فما زاد كما في الصلاة وإن انكشف أقل من الربع لا يمنع ويجمع المتفرق الرابع المشي فيه للقادر فلو طاف راكبا أو محمولا أو زاحفا بلا عذر فعليه الإعادة أو الدم، وإن كان بعذر لا شيء عليه

وفي غنية الناسك: ص 112

"أما ترك الواجبات بعذر فلا شيء عليه ثم مقتضاهم بالعذر ما يكون من الله تعالى فلو كان من العباد فليس بعذر (إلى قوله) وكذا [illegible] فوقفهم ولو ند به بعيره فأخرجه من العرفة قبل الغروب لزمه دم وكذا لو ند بعيره فتبعه لأخذه لأن العذر فيه من قبل المخلوق فلا يسقط به الدم".

(۵) مذکورہ خاتون اس حالت میں نفلی طواف سے گریز کرے، صرف فرض و واجب طواف ادا کرنے پر اکتفاء کرے۔ [ممکن ہو تو مذکورہ عذر کے علاج ...] واللہ اعلم بالصواب

[illegible]

احقر شاہ محمد تفضل علی عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۱۷/ ذوالقعدہ/ ۱۴۴۷ قمری

۵/ مئی/ ۲۰۲۶ شمسی

الجواب صحیح

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۱۷/ ذوالقعدہ/ ۱۴۴۷ قمری

۵/ مئی/ ۲۰۲۶ شمسی

دار الافتاء ۱۸ | ۲۸۱۱ ۱۴۴۷/۱۱/۱۷ ۲۰۲۶/۵/۵

الجواب صحیح

محمد یعقوب [illegible]

۱۷/۱۱/۱۴۴۷ھ